کسی کے ذاتی فعل کی وجہ سے علماء کے کردار پر انگلی اٹھانا

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

مصدق: ابو احمد محمد انس رضا عطاری

فتوی نمبر: Lhr:12832

تاریخ اجراء: 13 شوال المکرم 1445ھ /22 اپریل 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ سیکولر و لبرل طبقہ علمائے کرام کو بدنام کرنے کے لیے کہتا ہے کہ ان کے اپنے اعمال قرآن و سنت کے مطابق نہیں، ثبوت کے طور پر کچھ واقعات بھی پیش کرتے ہیں کہ فلاں مولوی نے فلاں غیر اخلاقی فعل کیا، کرپشن کی وغیرہ۔

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

علمائے کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں اور شریعت نے ان کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا اور ان کی بے ادبی و حق تلفی پر مذمت فرمائی۔ علماء بھی پابند ہیں کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو لوگوں تک احسن طریقے سے پہنچائیں۔ قاری، امام، عالم یہ سب گناہوں سے معصوم نہیں کہ ان سے گناہ نہیں ہو سکتا، ان سے گناہ ممکن ہے اور شریعت نے ان کی گرفت بھی شدید فرمائی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی بھی مولوی کی غیر شرعی بات کو لے کر تمام علمائے کرام پر تنقید کی جائے اور شرعی تعلیمات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ حکم شرع یہ ہے کہ اگر کوئی مولوی غیر شرعی فعل کرتا ہے، تو اس کے خلاف جو بھی قانونی و شرعی کاروائی بنتی ہے اسے کیا جائے۔ غیر شرعی افعال میں علماء کی اتباع نہیں کی جائے گی۔ ہر شعبے میں کچھ بُرے افراد ہوتے ہیں جس کی وجہ سے پورے شعبے کی مذمت کرنا عقلمندی نہیں۔ کسی بھی دینی فرد کے ذاتی غلط فعل کو دلیل بنا کر سب کو بُرا کہنا اور شرعی احکامات کو پس پشت ڈال دینا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بندہ غیر قانونی کام کرتا پھرے اور پکڑے جانے پر کہے کہ ہمارے ملک کی پولیس و کورٹ کا نظام درست نہیں۔ لوگوں کا مال لوٹے، چوریاں کرے، رشوت اور دیگر حرام و غیر قانونی کام کرے اور یہ کہے کہ ہمارے حکمران ٹھیک نہیں۔ ہر ایک سے دنیا میں اس کے فعل کے متعلق پوچھا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسی کے اعمال کے بارے میں سوال ہو گا۔

جامع صغیر کی حدیث پاک میں ہے: ”اکرموا العلماء فانه ورثة الانبیاء“ ترجمہ: علماء کا احترام کرو کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ (الجامع الصغیر مع فیض القدیر، جلد2، صفحہ93، حدیث1428، دار المعرفہ، بیروت)

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”امداد قلبه صلی اللہ علیه وآله وسلم لجمیع قلوب علماء امته فما اتقد مصباح عالم الا عن مشکوٰۃ نور قلب رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم“ ترجمہ: تمام علماء کے دلوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اقدس سے مدد پہنچتی ہے۔ تو ہر عالم کا چراغ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور قلب کے شمع دان سے روشن ہے۔ (میزان الکبری للشعرانی، جلد1، صفحہ45، مصطفیٰ البابی، مصر)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”ثلثه لا یستخف بحقهم الا منافق بین النفاق ذو الشیبة فی الاسلام وذو العلم وامام مقسط“ ترجمہ: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔ منافق بھی کون سا کھلا منافق: ایک بوڑھا مسلمان جسے اسلام ہی میں بڑھاپا آیا، دوسرا عالم دین، تیسرا بادشاہ مسلمان عادل۔ (المعجم الکبیر ،عن ابی امامۃ، جلد8، صفحہ238، حدیث7818، مطبوعہ بیروت)

مشکوۃ شریف میں ہے: ”وعن أبي الدرداء قال: "إن من أشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة: عالم لا ينتفع بعلمه“ ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو الدرداء سے، فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدتر درجہ والا وہ عالم ہے جس کے علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے۔

اس کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے ”بأن تعلم علما لا ينفع، أو تعلم علما شرعيا، لكن ما عمل به، فإنه شر من الجاهل وعذابه أشد من عقابه كما قيل: ويل للجاهل مرة وويل للعالم سبع مرات، وكما ورد: "«أشد الناس عذابا يوم القيامة عالم لم ينفعه الله بعلمه»“ ترجمہ: یوں کہ وہ ایسا علم سیکھے کہ جس سے نفع نہ اٹھایا جائے یا شرعی علم سیکھے لیکن اس پر عمل نہ کرے کہ یہ جاہل سے زیادہ برا ہے اور اس کا عذاب جاہل کے عذاب سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ کہا گیا جاہل کے لیے ایک مرتبہ خرابی ہے اور عالم کے لیے سات مرتبہ اور جیسا کہ وارد ہوا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو ہو گا جس کے علم سے اللہ تعالی نے اسے نفع نہ دیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب العلم، جلد01، صفحہ477، مطبوعہ کوئٹہ)

کنز العمال کی حدیث پاک ہے: ”العلماء أمناء الرسل ما لم یخالطوا السلطان ویداخلوا الدنیا فإذا خالطوا السلطان وداخلوا الدنیا فقد خانوا الرسل فاحذروهم“ ترجمہ: علماء اللہ کے بندوں پر رسولوں علیہم

السلام کے امین ہیں جب تک (ظلم کرنے میں) بادشاہوں کے ساتھ شریک نہ ہوں اور (دین میں) دنیا کو داخل نہ کریں۔ اگر انہوں ایسا کیا تو تحقیق انہوں نے رسولوں علیہم السلام کے ساتھ خیانت کی پس ان سے بچو اور ان سے علیحد گی اختیار کرو۔ (کنز العمال، الباب الثاني في آفات العلم ووعيد من لم يعمل بعلمه، جلد10، صفحہ327، مؤسسة الرسالة، بيروت)

کشف المحجوب میں حضور داتا سرکار رحمۃ اللہ علیہ غافل عالم، جاہل صوفی کے بارے میں فرماتے ہیں: "شیخ المشائخ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے: "تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو، ایک غافل علماء سے، دوسرے مداہنت کرنے والے فقراء سے، تیسرے جاہل صوفیاء سے۔" غافل علماء وہ ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبلہ بنا رکھا ہے اور شریعت میں آسانی کے متلاشی رہتے ہیں، بادشاہوں کی غلامی کرتے، ظالموں کا دامن پکڑتے ہیں، ان کے دروازوں کا طواف کرتے ہیں، خلق میں عزت و جاہ کو اپنی محراب گردانتے ہیں، اپنے غرور و تکبر اور اپنی خود پسندی پر فریفتہ ہوتے ہیں، دانستہ اپنی باتوں میں رقت و سوز پیدا کرتے ہیں، ائمہ و پیشوائوں کے بارے میں زبان طعن دراز کرتے ہیں، بزرگانِ دین کی تحقیر کرتے ہیں اور ان پر زیادتی کرتے ہیں۔ اگر ان کے ترازو کے پلڑے میں دو جہان کی نعمتیں رکھ دو، تب بھی وہ اپنی مذموم حرکتوں سے باز نہ آئیں گے۔ کینہ و حسد کو انہوں نے اپنا شعار مذہب قرار دیا ہے۔ بھلا ان باتوں کا علم سے کیا تعلق؟ علم تو ایسی صفت ہے جس سے جہل و نادانی کی باتیں اربابِ علم کے دلوں سے فنا ہو جاتی ہیں۔

اور مداہنت کرنے والے فقراء وہ ہیں جو ہر کام اپنی خواہش کے مطابق کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ باطل ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اس کی تعریف و مدح کرتے رہیں گے اور جب کوئی کام ان کی خواہش کے خلاف ہوتا ہے، چاہے وہ حق ہی کیوں نہ ہو، تو وہ اسکی مذمت کرتے ہیں اور مخلوق سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس میں جاہ و مرتبہ کی طمع ہوتی ہے اور عمل باطل پر خلق سے مداہنت کرتے ہیں۔

جاہل صوفیاء وہ ہیں جن کا کوئی شیخ و مرشد نہ ہو اور کسی بزرگ سے انہوں نے تعلیم و ادب حاصل نہ کیا ہو۔ مخلوق خدا کے درمیان بن بلائے مہمان کی طرح خود بخود کود کر پہنچ گئے ہوں۔ انہوں نے زمانہ کی ملامت کا مزہ تک نہیں چکھا۔ اندھے پن سے بزرگ کے کپڑے پہن لیے اور بے حرمتی سے خوشی کے راستے پر چل کر ان کی صحبت اختیار کر لی۔ غرضیکہ وہ خود ستائی میں مبتلا ہو کر حق و باطل کی راہ میں قوت امتیاز سے بیگانہ ہیں۔

یہ تین گروہ ہیں جن کو شیخ کامل ہمیشہ یاد رکھے اور اپنے مریدوں کو ان کی صحبت سے بچنے کی تلقین کرے، یہ تینوں گروہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں اور ان کی روش ناقص ونامکمل اور گمراہ کرنے والی ہے۔" (کشف المحجوب، صفحہ36، شبیر برادرز، لاھور)

صراط الجنان میں ہے: ﴿قُلْ لَّا تُسْــٴَـلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْــٴَـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ ترجمہ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہو گا۔

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا بلکہ ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہو گا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا (لہٰذا تم اپنی فکر کرو اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو۔) (روح البیان، سبأ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۲۹۲/۷، ملخصاً)" (صراط الجنان، جلد8، صفحہ142، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net